بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا حدیث پاک میں مزار کے قریب مسجد بنانے سے منع کیا گیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مزارات پر عمارتیں اور گنبد تعمیر کرنا اور ان کے پاس مساجد بنانا، ناجائز و گناہ اور موجبِ لعنت ہے، کیونکہ احادیثِ طیبہ میں مذکور ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے انبیائے کرام علیہم السلام اور صالحین کی قبور پر مساجد بناتے تھے، جس کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی۔ لہٰذا شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا واقعی مزارات پر عمارتیں اور گنبد تعمیر کرنا اور ان کے پاس مساجد بنانا احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ناجائز اور موجبِ لعنت ہے؟

جواب

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات اسلام کی نشانی اور ان نفوسِ قدسیہ کی یادگار ہیں، ان کی تعظیم و توقیر در حقیقت اسلام کی ہی تعظیم و توقیر ہے کہ قرآنِ کریم نے شعائرُ اللہ کی تعظیم کو دل کے تقویٰ کی علامت قرار دیا ہے، نیز صالحین کے مزارات پر مسلمان تلاوتِ قرآن، فاتحہ خوانی، ذکر و دعا اور فیوض و برکات کے حصول کے لیے آتے رہتے ہیں، اس لیے ان کے مزارات کی حفاظت، ان کی شناخت برقرار رکھنے، زائرین کی سہولت اور مخلوقِ خدا کے دلوں میں ان کے مقام و مرتبہ کے اظہار کے لیے ان کے مزارات پر عمارت اور گنبد وغیرہ تعمیر کرنا، نہ صرف جائز، بلکہ کارِ ثواب ہے۔

مزاراتِ پر گنبد اور عمارت بنانے کے جائز اور مستحسن ہونے پر قرآن و حدیث کے دلائل کے لیے دارالافتاء اہل سنت کے تفصیلی فتویٰ (Fsd: 10127) کا مطالعہ فرمائیں۔

جہاں تک سوال میں بیان کردہ حدیثِ پاک کا معاملہ ہے، تو کتبِ احادیث میں اس مفہوم کی پانچ احادیث مذکور ہیں، اولاً تمام احادیثِ طیبہ ملاحظہ فرمائیں، اس کے بعد شارحینِ حدیث اور ائمۂ دین کی تصریحات کی روشنی میں ان کی درست مراد بیان کی جائے گی:

(1) صحیح بخاری میں ہے: ”لعن اللہ الیھود والنصاری، اتخذوا قبور أنبیائھم مسجدا“ یعنی: اللہ تعالیٰ کی یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو کہ جنہوں نے انبیائے کرام علیہم السلام کی قبور کو مسجد بنایا۔ (صحیح البخاری، جلد 2، صفحہ 88، مطبوعہ مصر)

(2) مسند احمد میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور، والمتخذین علیھا المساجد والسرج“ یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، ان پر مسجد بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی۔

(مسند احمد، جلد 3، صفحہ 471، مطبوعہ بیروت)

(3) صحیح مسلم میں ہے: ”ألا وإن من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور أنبیائھم وصالحیھم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور

مساجد! إني أنهاكم عن ذلك" یعنی: خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء وصالحین کی قبروں کو مسجد بناتے تھے، خبردار! تم قبروں کو مسجد نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ (صحیح المسلم، جلد 2، صفحہ 68، مطبوعہ ترکیا)

(4) صحیح بخاری میں ہے: "أن أم حبيبة وأم سلمة: ذكرتا كنيسة رأينها بالحبشة، فيها تصاوير، فذكرتا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: (إن أولئك، إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات، بنوا على قبره مسجدا، وصوروا فيه تلك الصور، فأولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة" یعنی: حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا، جوانہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصاویر تھیں، انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کی حالت یہ تھی کہ جب ان میں کوئی مردِ صالح انتقال کرجاتا، تواس کی قبر پر مسجد تعمیر کرتے اوراس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ اللہ کے ہاں قیامت کے دن بدترین مخلوق ہیں۔ (صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 93، مطبوعہ مصر)

(5) مؤطاامام مالک میں ہے: "اللهم لا تجعل قبري وثنا يعبد، اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد" یعنی: اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے، اللہ کا شدید غضب ہو اس قوم پر جس نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا۔

(موطاامام مالک، جلد 1، صفحہ 172، مطبوعہ بیروت)

مذکورہ بالاتمام احادیث میں اس بات کا بیان ہے کہ یہود و نصاریٰ انبیائے کرام علیہم السلام اور صالحین عظام کی قبور کو مسجد یعنی سجدہ گاہ بنالیتے تھے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے، اس وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، لیکن ان احادیث میں مزارات پر گنبد و قبہ جات بنانے کی ہرگز ممانعت نہیں اور نہ ہی ان قبہ جات کو گرانے کا حکم ہے، مذکورہ تمام احادیث کی تشریح و تحقیق ملاحظہ کیجیے:

انبیائے کرام علیہم السلام کی قبروں کو مسجد بنانے کی دو صورتیں تھیں:

(1) یہود و نصاریٰ انبیائے کرام علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ کیا کرتے اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(2) دوسرا یہ کہ ان کی قبور کو قبلہ بنا کر اس طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح یہود و نصاریٰ میں جب کوئی نیک شخص انتقال کرجاتا، تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر کے اس میں اس انتقال کرنے والے کی تصاویر بناتے تھے اور پھر اس کی عبادت کیا کرتے تھے، اس لیے انہیں بدترین مخلوق قرار دیا گیا (جیساکہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی صحیح بخاری کی حدیث میں بیان ہوا)۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کا انبیائے کرام و صالحین عظام کی قبور پر مساجد بنانا، ان قبور اور ان کی تصاویر کی عبادت کی غرض سے ہوتا تھا اور بلاشبہ یہ فعل مستحقِ لعنت ہے۔

اس بات پر مزید دلیل پانچویں حدیثِ پاک بھی ہے، جس میں فرمایا کہ "اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے، اللہ کا غضب ہو اس قوم پر جس نے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنایا۔" معلوم ہوا کہ قبروں کو مسجد بنانے کا یہ معنیٰ ہے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ یا کم از کم انہیں قبلہ بنا کر ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے، جیساکہ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے: "لا تجلسوا على القبور، ولا تصلوا إليها" یعنی: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔ (صحیح المسلم، جلد 2، صفحہ 668،

مطبوعہ بیروت)

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ صالحین کے مزار کے پاس مسجد بنا کر اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، بلکہ اس وجہ سے کہ وہ قبر کی عبادت کرتے تھے یا اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، جب کہ مسلمانوں کا ہر گز یہ اعتقاد اور عمل نہیں، ہر مسلمان قبر کی عبادت کو شرک سمجھتا ہے، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! کون مسلمان ہو گا جو قبر کی عبادت کرے یا قبلہ شریف کو چھوڑ کر قبر کو قبلہ بنائے گا؟ یہ بات قطعی طور پر معلوم ہے کہ صالحین کے مزار پر حاضری دینے والے لوگ نماز کا وقت ہوتے ہی اپنا رخ مزار شریف سے ہٹا کر کعبہ معظمہ کی طرف کر لیتے ہیں اور اس طرف رخ کر کے وحدہ لاشریک لہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ احادیث کو دلیل بنا کر مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگانا اور صالحین کے مزارات کو ڈھانے کا حکم دینا بہت بڑی جرات اور اسلاف دشمنی ہے۔

اب ذکر کردہ احادیث کے متعلق ائمہ و محدثین کی عبارات و تشریحات ذکر کی جائیں گی، تاکہ واضح ہو سکے کہ ان احادیث کا وہ مفہوم درست ہے، جو آج کے چند لوگوں نے سمجھا، یا وہ کہ جو ہمیشہ سے ائمہ و محدثین بیان کرتے آرہے ہیں، چنانچہ چند عبارات ملاحظہ کیجیے:

قبروں کو مسجد بنانے سے مراد ان کی عبادت کرنا ہے، چنانچہ حدیثِ پاک "لعن اللہ الیہود و النصاری...الخ" کے تحت علامہ ابنِ بطال رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 449ھ) "شرح صحیح بخاری" میں اور علامہ بدر الدین عینی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سال وفات: 855ھ/1451ء) "عمدۃ القاری" میں لکھتے ہیں: "یستفاد منہ: أن قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: ھذا من باب قطع الذریعۃ لئلا یعبد قبرہ الجھال، کما فعلت الیھود والنصاری بقبور أنبیائھم" یعنی: اس حدیث سے یہ بات مستفاد ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سدِّ ذرائع کے باب سے ہے، تاکہ جاہل لوگ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو معبود نہ بنا لیں، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء کی قبروں کے ساتھ کیا (یعنی ان کی عبادت کی)۔ (عمدۃ القاری، جلد 8، صفحہ 136، مطبوعہ بیروت)

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وصال: 852ھ/1449ء) لکھتے ہیں: "(باب ھل تنبش قبور مشرکي الجاھلیۃ) أي دون غیرھا من قبور الأنبیاء وأتباعھم لما في ذلك من الاھانۃ لھم بخلاف المشرکین فإنھم لا حرمۃ لھم وأما قولہ لقول النبي صلی اللہ علیہ وسلم إلخ فوجہ التعلیل أن الوعید علی ذلك یتناول من اتخذ قبورھم مساجد تعظیما ومغالاۃ کما صنع أھل الجاھلیۃ وجرھم ذلك إلی عبادتھم ویتناول من اتخذ أمکنۃ قبورھم مساجد بأن تنبش وترمی عظامھم فھذا یختص بالأنبیاء ویلتحق بھم أتباعھم وأما الکفرۃ فإنہ لا حرج في نبش قبورھم إذ لا حرج في إھانتھم"

یعنی: مصنف کا قول، باب: کیا زمانۂ جاہلیت کے مشرکین کی قبروں کو کھودا جائے گا؟ یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور ان کے متبعین کی قبروں کے علاوہ، کیونکہ انبیاء و صالحین کی قبریں کھودنے میں ان کی بے حرمتی اور توہین لازم آتی ہے، بخلاف مشرکین کی قبروں کے، کیونکہ ان کے لیے کوئی حرمت و عزت نہیں۔ اور بہر حال جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو بطورِ دلیل ذکر کیا گیا ہے، تو وہاں اس سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ قبروں کو مسجد بنانے والوں کے لیے جو وعید بیان ہوئی ہے، وہ ان لوگوں کو

شامل ہے کہ جنھوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی قبروں کو تعظیم اور غلو کی بنا پر مسجدیں بنالیا، جیسا کہ اہلِ جاہلیت نے کیا اور پھر یہی غلو انہیں ان قبروں کی عبادت تک لے گیا۔ اور ان لوگوں کو بھی شامل ہے کہ جنھوں نے ان کی قبروں کی جگھوں کو اس طرح مسجد بنایا کہ معاذاللہ! ان کی قبریں کھود دیں اور ان کے اجسام مبارک باہر نکال دیئے۔ (یعنی افراط و تفریط کی ممانعت ہے، لہٰذا ادب و احترامِ قبور کا) یہ حکم خاص طور پر انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کے ساتھ خاص ہے، بہر حال کفار، تو ان کی قبریں کھودنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ ان کی بے حرمتی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتح الباری، جلد 1، صفحہ 524، دار المعرفہ، بیروت)

دوسرے مقام پر مزید لکھتے ہیں: "وقال البيضاوي لما كانت اليهود والنصارى يسجدون لقبور الأنبياء تعظيما لشأنهم ويجعلونها قبلة يتوجهون في الصلاة نحوها واتخذوها أوثانا لعنهم ومنع المسلمين عن مثل ذلك فأما من اتخذ مسجدا في جوار صالح وقصد التبرك بالقرب منه لا التعظيم له ولا التوجه نحوه فلا يدخل في ذلك الوعيد"

ترجمہ: علامہ بیضاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جبکہ یہود و نصاری انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی قبروں کو بہ نیتِ تعظیم سجدہ کرتے تھے اور ان قبور کو قبلہ بنا کر نمازیں اُن کی طرف منہ کرتے تھے اور انہیں بت بناتے تھے تو اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی اور مسلمانوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا، لیکن جس شخص نے کسی صالح کے مزار کے قرب میں بقصدِ تبرک مسجد بنائی، نہ تو قبر کی تعظیم کی نیت سے اور نہ ہی اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، تو وہ اس وعید میں داخل نہیں۔ (فتح الباری، جلد 1، صفحہ 525، مطبوعہ بیروت)

علامہ زین الدین ابن رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 795ھ) لکھتے ہیں: "قال ابن عبد البر: الوثن الصنم. يقول: لا تجعل قبري صنما يصلى إليه، ويسجد نحوه، ويعبد، فقد اشتد غضب الله على من فعل ذلك، وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم يحذر أصحابه وسائر أمته من سوء صنيع الأمم قبلهم الذين صلوا في قبور أنبيائهم، واتخذوها قبلة ومسجدا، كما صنعت الوثنية بالأوثان التي كانوا يسجدون إليها ويعظمونها، وذلك الشرك الأكبر"

یعنی: علامہ ابن عبد البر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وثن" سے مراد بت ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا کہ اس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جائے، اس کے سامنے سجدہ کیا جائے اور اس کی عبادت کی جائے، کیونکہ جو لوگ ایسا کریں، ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب بہت شدید ہوا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام اور اپنی تمام امت کو اپنے سے پہلے گزرنے والی امتوں کے اس برے عمل سے ڈراتے تھے، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں میں نمازیں پڑھیں اور انہیں اپنا قبلہ اور مسجد بنالیا، جس طرح بت پرستوں نے ان بتوں کے ساتھ کیا تھا جن کی طرف وہ سجدہ کرتے اور ان کی تعظیم کرتے تھے۔ اور یہی شرکِ اکبر ہے۔ (فتح الباری لابن رجب، جلد 3، صفحہ 246، مطبوعہ القاھرۃ)

انہی احادیث کے تحت معروف محدث علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں:

"سبب لعنهم إما لأنهم كانوا يسجدون لقبور أنبيائهم تعظيما لهم، وذلك هو الشرك الجلي، وإما لأنهم كانوا يتخذون الصلاة لله تعالى في مدافن الأنبياء، والسجود على مقابرهم، والتوجه إلى قبورهم حالة الصلاة، نظرا منهم بذلك إلى عبادة الله والمبالغة في تعظيم الأنبياء، وذلك هو الشرك الخفي لتضمنه ما يرجع إلى تعظيم مخلوق فيما لم يؤذن له، فنهى النبي صلى الله عليه وسلم أمته عن ذلك لمشابهة ذلك الفعل سنة اليهود، أو لتضمنه الشرك الخفي، كذا قاله بعض الشراح من

أئمتنا"

یعنی: یہود و نصاریٰ پر لعنت کیے جانے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو تعظیم کی خاطر سجدہ کیا کرتے تھے اور یہ صریح شرک ہے۔ یا پھر اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ انبیاء کے مدفن میں نماز اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھتے، لیکن انبیائے کرام کی قبروں پر سجدہ کرتے اور نماز کے وقت ان کی قبروں کی طرف رُخ کرتے تھے، ان کا مقصد اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور انبیاء علیہم السلام کی حد سے زیادہ تعظیم تھا اور یہ شرکِ خفی ہے، کیونکہ اس میں ایک مخلوق کی ایسی تعظیم پائی جاتی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی، تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو اس عمل سے منع فرمایا، یا تو اس لیے کہ یہ عمل یہود کے طریقے سے مشابہت رکھتا تھا یا اس لیے کہ اس میں شرکِ خفی کا شبہ موجود ہے۔ ہمارے ائمہ میں سے بعض شارحین نے اسی کو بیان کیا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 2، صفحہ 600، مطبوعہ بیروت)

محقق علی الاطلاق شاہ عبد الحق محدث دہلوی حنفی بخاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1052ھ) "اللمعات" میں لکھتے ہیں: وقال التوربشتي: وهو مخرج على وجهين: أحدهما: كانوا يسجدون لقبور الأنبياء تعظيما لهم، وقصد العبادة في ذلك، وثانيهما: أنهم كانوا يتحرون الصلاة في مدافن الأنبياء، والتوجه إلى قبورهم حالة الصلاة والعبادة لله، نظرا منهم بأن ذلك الصنيع أعظم موقعا عند الله؛ لاشتماله على الأمرين: عبادة الله، والمبالغة في تعظيم الأنبياء، وكلا الطريقين غير مرضية، أما الأولى: فشرك جلي، وأما الثانية: فلما فيها من معنى الاشراك بالله عزوجل، وإن كان خفيا، والدليل على ذم الوجهين قوله صلى الله عليه وسلم: (اللهم لا تجعل قبري وثنا (يعبد)، اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد)، والوجه الأول أظهر وأشبه به، كذا قال التوربشتي یعنی: مفہوم وہی ہے جو مرقاۃ میں بیان ہوا۔ (لمعات التنقیح، جلد 2، صفحہ 468، مطبوعہ دمشق)

شیخ محقق رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ اسی میں دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: "وقال الشيخ ابن حجر الهيثمي المكي في شرح حديث: (لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد): هذا إذا صلى إلى القبر تعظيما له؛ فإنه حرام، وأما اتخاذ مسجد بجوار نبي أو صالح، وصلاة عند قبر لا لتعظيمه، أو التوجه نحوه، بل لحصول مدد منه حتى يكمل عبادته ببركة مجاورته لتلك الروح الطاهرة، فلا حرج في ذلك"

یعنی: اور علامہ ابن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمۃ نے اس حدیثِ مبارک: "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا" کی شرح میں فرمایا: یہ اس صورت میں ہے جب کوئی شخص قبر کی طرف رُخ کر کے اس کی تعظیم کی غرض سے نماز پڑھے، کیونکہ یہ حرام ہے۔ لیکن اگر کسی نبی علیہ السلام یا صالح شخص کے قرب میں مسجد بنائی جائے اور کسی قبر کے پاس اس کی تعظیم کے لیے نماز نہ پڑھی جائے، نہ قبر کی طرف رُخ کیا جائے، بلکہ اس صالح شخص کی روحِ پاک کے قرب و جوار کی برکت سے اس سے مدد حاصل ہونے کے مقصد سے وہاں نماز پڑھی جائے، تاکہ اس کی قربت کی برکت سے اپنی عبادت کو کامل کرے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (لمعات التنقیح، جلد 4، صفحہ 217، مطبوعہ دمشق)

اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ "اشعۃ اللمعات" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کے اوپر مسجد بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے"، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قبر کی طرف بقصدِ تعظیم سجدہ کرتے ہیں۔ (اشعۃ اللمعات

مترجم، جلد2، صفحہ131، مطبوعہ فرید بک سٹال)

اوراشعۃ اللمعات کے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: "جب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قرب موت کو محسوس کیا تو آپ کو خوف لاحق ہوا کہ آپ کی امت بھی آپ کی قبر انور کے ساتھ یہی کچھ نہ کرنا شروع کردے جو یہود و نصاری اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی قبروں کے ساتھ کرتے تھے۔ اس لیے اس کی ممانعت پر تنبیہ کرنے کے لیے آپ نے یہود و نصاری پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ سجدہ گاہ بنانے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: ایک یہ کہ ان کی قبور کی طرف سجدہ کریں انہیں معبود جانتے ہوئے جس طرح کہ بہت سے بت پرست بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ دوسری صورت یہ کہ مقصود و منظور تو خدا تعالی کی عبادت ہی ہو، مگر یہ اعتقاد رکھیں کہ حق تعالیٰ کی عبادت اور نماز میں ان کی قبور کی طرف توجہ، قرب و رضائے حق تعالیٰ کا موجب و ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بڑی قدر و منزلت ہے کہ یہ چیز بھی عبادت پر مشتمل اور اس میں انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم میں مبالغہ اور زیادتی پائی جاتی ہے۔ یہ دونوں طریق ناپسندیدہ اور نامشروع ہیں، پہلی صورت تو شرک جلی اور کفر ہے دوسری صورت بھی حرام ہے کہ اس میں بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک پایا جاتا ہے، اگرچہ اس دوسری صورت میں شرک خفی ہے۔ اور دونوں صورتوں کا مرتکب انسان لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور بقصد تعظیم و تبرک کسی نبی یا مرد صالح کی قبر کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرنا حرام ہے، اس میں علماء میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ ہاں! اگر اس کے قریب مسجد تعمیر کریں یا نماز ادا کریں بغیر اس کے نماز میں اس کی طرف توجہ کی جائے تاکہ اس کے جسد مطہر کے مدفن کے پڑوس کی برکت اور ان کی روحانیت کی نورانیت کی امداد سے عبادت میں کمال پیدا ہو جائے اور وہ عبادت شرف قبولیت حاصل کرلے۔ تو اس نیت اور اس طریقہ میں کوئی خرابی اور کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ شیخ ابن حجر ہیتمی الملکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ (اشعۃ اللمعات مترجم، جلد2، صفحہ113، مطبوعہ فرید بک سٹال)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-10156

تاریخ اجراء: 10 ربیع الاول 1448ھ/23 اگست 2026ء